ڈرافٹ نمبر39

19مارچ2023ء

انتخابی منشور جماعت اسلامی پاکستان

2023-28ء

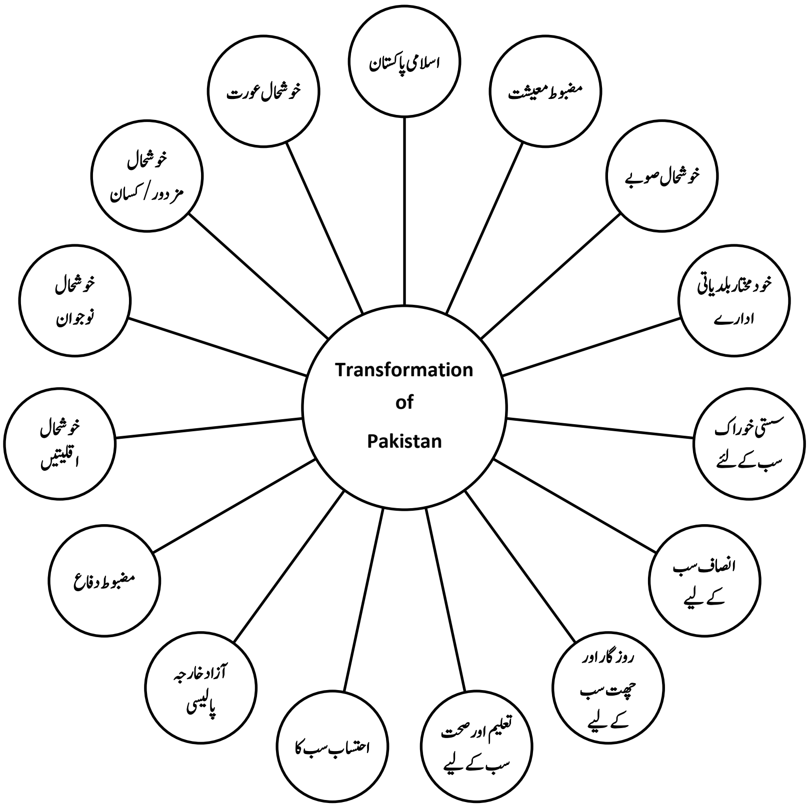

زیر نگرانی:

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان

مرتب ومدوّن:

محمد اصغر، ڈپٹی سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی پاکستان

حرفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا (سورۃ النساء 58:4)

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے سپرد کرو جو اہل ہیں۔

لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر حاصل کیے گئے پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے دُنیا کا بہترین جغرافیائی محل وقوع، پانچ دریا، معدنیات، تیل اور گیس کے ذخائر، 60 فیصد نوجوان اور 22 کروڑ باشعور عوام عطا کئے ہیں جو پاکستان کو ترقی کی معراج پر لے جاسکتے ہیں۔ انسانی اور قدرتی وسائل کے باوجود پاکستان آج معاشی بدحالی، غربت، جہالت، کرپشن اور بدنظمی کا شکار ہے۔ ملک نظریاتی، معاشی اور سماجی طور پر کھوکھلا کر دیا گیا ہے۔ بنیادی وجہ مفاد پرست، کرپٹ اور نالائق قیادت کا منصب پر فائز ہونا ہے۔ 75 سالوں میں برسراقتدار آنے والی سول وملٹری حکومتیں مطلوبہ اہلیت وصلاحیت سے محروم اور مفاد پرستی میں مستعد تھیں اس لئے ملک کے مسائل بڑھتے گئے۔

جماعت اسلامی پاکستان نے پارلیمنٹ کے اندر اور باہر محدود نمایندگی کے باوجود اسلام، جمہوریت، قانون کی بالادستی اور عوام کی ترقی وخوشحالی کے لیے خدمات سرانجام دی ہیں۔ خیبر پختونخوا میں دومرتبہ مخلوط صوبائی حکومت کا حصہ رہی۔ بجلی کے خالص منافع کا واجب الادا 110 ارب روپے کا مقدمہ جیتا۔ سکولوں، کالجوں اور شاہراہوں کا جال بچھایا۔ سات ٹیکس فری بجٹ دیئے۔ طلبہ وطالبات کو میٹرک تک مفت تعلیم، کتب اور یونیفارم دیا۔ ہسپتالوں میں مفت ایمرجنسی علاج دیا۔ امن وامان قائم کیا۔ صنعتوں کو ترقی دی۔ خودمختار اور خدمتِ خلق پر مبنی لوکل گورنمنٹ کا نیا نظام متعارف کروایا۔ پرائیوٹ سُود پر پابندی لگائی۔ اسلامی بنکاری کا اجرا کیا۔ بہترین مالی نظم ونسق پر عالمی بنک نے جماعت اسلامی کے صوبائی وزیر خزانہ کی تعریف کی اور وفاقی حکومت نے صوبہ خیبر پختونخوا کو ایک ارب روپے کا خصوصی انعام دیا۔ علاوازیں جماعت اسلامی کی کراچی سے چترال تک کئی اضلاع اور تحصیلوں میں مقامی حکومتیں رہیں۔ ہر جگہ اپنی صلاحیت اور اعلیٰ کارکردگی کا لوہا منوایا۔ محنت اور دیانت کے ساتھ سینکڑوں ترقیاتی منصوبے مکمل کئے۔ الحمدللہ آج اُس کے کسی منتخب وزیر، ارکان قومی وصوبائی اسمبلی یا ضلعی وتحصیل ناظم کے دامن پر بدعنوانی کا کوئی دھبہ نہیں ہے۔

جماعتِ اسلامی پاکستان نے وفاقی حکومت میں نہ ہونے کے باوجود ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کی اور ہزاروں کارکنان کی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور ناگہانی آفات، وباؤں، زلزلوں اور سیلابوں کے مواقع پر بلاامتیاز رنگ ونسل، مذہب وصنف ہر پاکستانی کی "الخدمت" کے ذریعے دل وجان سے خدمت کی۔ یہی وجہ ہے کہ آج جماعت اسلامی کی اہلیت، صلاحیت، خدمت، امانت اور دیانت کی علامت ہے۔

مدینۃ النبی ﷺ کی اسلامی ریاست کی طرز پر جماعت اسلامی، پاکستان کے معاشی، سیاسی اور سماجی نظام کی کایاپلٹنا (Transformation) چاہتی ہے۔ جماعت اسلامی کا انتخابی منشور: 2023ء گھمبیر مسائل کو حل کرنے کے لئے ملک کی کایاپلٹنے کا پروگرام (Transformation Programme) ہے۔ جس پر عمل درآمد کے لیے اُس کے پاس مختلف شعبوں کے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار افراد پر مشتمل ٹیم موجود ہے۔ اس لئے عوام سے گزارش کرتا ہوں کہ ملک کی تقدیر بدلنے کے لئے آئندہ **انتخابات 2023ء** میں اللہ تعالیٰ کی امانت (**ووٹ**) جماعت اسلامی کے اُمیدواروں کے حق میں استعمال کریں اور **"ترازو"** پر مہر لگا کر پاکستان کو اسلامی، خوشحال اور ترقی یافتہ ملک بنائیں۔

مجھے اُمید ہے کہ آپ جماعت اسلامی پر بھرپور اعتماد کریں گے اور اہلیت، صلاحیت، خدمت اور امانت ودیانت کو ایک موقع ضرور دیں گے۔

سراج الحق

امیر جماعت اسلامی پاکستان

جماعت اسلامی پاکستان کا وژن

پاکستان کو اسلامی، جمہوری، خوشحال اور ترقی یافتہ ریاست بنانا۔

انتخابی منشور کے اعلیٰ مقاصد

- قرآن وسنتؐ کی بالادستی
- آئین، جمہوریت اور قانون کی حکمرانی
- پاکستان کے عوام کی خوشحالی وترقی
- خوشحال صوبے اور خوشحال معاشرہ
- خواتین کو اسلامی حدود میں تعلیم وترقی کے تمام مواقع
- عالمی مالیاتی اداروں کے دباؤ سے آزاد غیر سُودی مضبوط معیشت
- انصاف، امن، روزگار، تعلیم، علاج اور چھت سب کے لیے
- قومی سلامتی، مضبوط دفاع اور آزاد خارجہ پالیسی

1) اسلامی پاکستان

- دستور پاکستان کے مطابق قرآن وسنت ﷺ کی بالادستی قائم کی جائے گی۔
- حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوتؐ اور ناموسِ رسالتؐ کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا اور اس پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا تاہم توہینِ رسالتؐ اور توہینِ مذہب کے قوانین کے غلط استعمال کا تدارک کیا جائے گا۔
- بنیادی انسانی حقوق کا مکمل تحفظ کیا جائے گا۔
- خواتین کے شرعی اور قانونی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا اور خواتین کے معاشی، سیاسی اور سماجی استحصال کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی۔
- پارلیمنٹ کے ذریعے تمام غیر اسلامی قوانین منسوخ کیے جائیں گے۔
- "اسلامی نظریاتی کونسل" کی تشکیل نو کی جائے گی اور کوئی قانون اس کی پیشگی سفارش کے بغیر پارلیمنٹ سے منظور نہ کیا جائے گا۔
- دستور پاکستان اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں کے مطابق سُودی نظام معیشت کا مکمل خاتمہ کرنے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں گے۔
- کھاتہ داروں کے ذمہ کمرشل بنکوں کے سُود ختم کرنے کے لیے پالیسی بنائی جائے گی۔
- یتیموں، معذوروں، بیواؤں اور بزرگ شہریوں کی خوراک، لباس، چھت، علاج اور تعلیم کا بندوبست کیا جائے گا۔
- حصول رزقِ حلال کی ترغیب دی جائے گی اور حرام اور ناجائز دولت کمانے اور خرچ کرنے کے تمام راستے بند کئے جائیں گے۔
- عوام الناس کو اسلامی عقائد، عبادات، اخلاقیات اور رواداری کی تعلیم اور ترغیب دی جائے گی۔
- فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے علمائے کرام کی مشاورت سے ضابطہ اخلاق نافذ کیا جائے گا۔
- دولت کی نمائش جہیز شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں اسراف پر پابندی عائد کی جائے گی۔
- گداگری کے سدباب کے لیے متبادل روزگار کا نظام بنایا جائے گا اور گداگروں کو محنت سے کمانے کے لئے ہنر مند بنایا جائے گا۔
- فحاشی، عُریانی، بدکاری اور اس کی وجوہات کے خاتمے کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی اور اقدامات کئے جائیں گی۔
- پروٹوکول وی آئی پی کلچر کا خاتمہ اور سادگی کو رواج دینے کے لیے قانون سازی اور عملی اقدامات کئے جائیں گے۔
- تعلیمی اداروں میں ہر مسلمان بچے / بچی کے لیے ناظرہ وترجمہ قران مجید سیکھنا لازمی ہو گا۔
- مساجد ومدارس کے آئمہ ومدرسین کی سرکاری سطح پر سرپرستی کی جائے گی۔
- مسجد کو کمیونٹی کا مرکز ومحور بنایا جائے گا۔ نئی مساجد میں خواتین کے لیے الگ حصہ مختص کرنا ضروری ہو گا۔

- غیر مسلم پاکستانی برادری (اقلیتوں) کو اپنے مذہب کے مطابق تمام آزادیاں حاصل ہوں گی۔
- غیر مسلم پاکستانیوں اور تمام کمیونیٹیز کو وہ تمام آئینی، معاشی اور شہری حقوق حاصل ہوں گے جو دوسرے پاکستانیوں کو حاصل ہیں۔
- جمعۃ المبارک کی ہفتہ وار چھٹی بحال کی جائے گی۔

2) جمہوری پاکستان

(i) مضبوط پارلیمان:

- قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کے تصورات کے مطابق اسلام، آئین، جمہوریت اور بنیادی انسانی حقوق کی کے تحفظ کے لئے پارلیمنٹ کو بالادست بنایا جائے گا۔
- آئین اور پارلیمان کی عملاً بالادستی قائم کرنے کے لئے پارلیمنٹ (قومی اسمبلی اور سینیٹ) میں سنجیدہ، بامعنی اور باوقار ماحول بنایا جائے گا۔
- پارلیمانی نظام کو موروثی سیاسی خاندانوں کے مفادات اور جاگیردارانہ سیاست سے آزاد کروایا جائے گا۔
- پارلیمنٹ میں متوسط اور غریب طبقات کی قیادت سامنے لائی جائے گی۔
- پارلیمنٹیریز / قانون سازوں (Legislators) کی استعداد کار (Capacity Building) بڑھانے کے لئے ایک "تربیتی اکیڈمی" قائم کی جائے گی۔
- قانون سازی میں نادیدہ قوتوں اور غیر حکومتی تنظیموں (NGOS) کا اثر و رسوخ اور مداخلت روکنے کے لیے اقدامات کئے جائیں گے۔
- تمام قومی و ریاستی اداروں کو اُن کے دائرۂ کار تک محدود رکھنے اور ماورائے آئین اقدامات کی پیش بندی کی جائے گی۔

(ii) انتخابی اصلاحات:

- آزادانہ، منصفانہ، غیر جانبدارانہ اور شفاف انتخابات کے انعقاد کے لیے سیاسی جماعتوں کی مشاورت سے انتخابی نظام میں اصلاحات لائی جائیں گی۔
- متناسب نمائندگی کا طریقِ انتخاب اپنانے کے لیے قومی سیاسی جماعتوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ عوام کا ہر ووٹ ضائع ہونے سے بچایا جاسکے اور ہر سیاسی جماعت کو حاصل شدہ ووٹوں کے تناسب سے قومی اسمبلی، سینیٹ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلیوں میں نمائندگی مل سکے۔
- انتخابی عمل اور انتخابات میں سرمائے اور نادیدہ قوتوں کا عمل دخل اور اثر و رسوخ ختم کیا جائے گا۔
- الیکٹیبلز کی بلیک میلنگ اور ہارس ٹریڈنگ ختم کی جائے گی۔
- قومی اسمبلی، سینٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کی اہلیت، دیانت اور شہرت جانچنے کے لیے ایک آزاد، غیر جانبدار اور خودمختار کمیشن تشکیل دیا جائے گا جو اُمیدواروں کی آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 کے مطابق جانچ پڑتال کرے گا۔
- الیکشن کمیشن آف پاکستان کو انتظامی، مالی اور عدالتی خودمختاری دی جائے گی۔
- حلقہ بندیوں، انتخابی فہرستوں، انتخابی عملہ کی تربیت و تعیناتی کے لئے آئین کے مطابق واضح قواعد و ضوابط بنائے جائیں گے۔
- تمام شعبوں کے باصلاحیت افراد کی اسمبلیوں میں موجودگی کے لئے سیاسی، دینی اور پارلیمانی جماعتوں کے ساتھ مشاورت کی جائے گی۔
- سمندر پار پاکستانیوں کو ووٹ کا حق اور پارلیمنٹ میں نمائندگی دی جائے گی۔

(iii) آئینی اصلاحات:

- اُردو کو سرکاری زبان اور بنیادی تعلیم کا ذریعہ بنایا جائے گا۔
- اعلیٰ ملازمتوں کے امتحانات اُردو اور انگریزی میں ہوں گے۔
- آئین کے مطابق بلاامتیاز اور بے لاگ احتساب کے لیے مؤثر احتسابی نظام قائم کیا جائے گا۔
- قومی احتساب بیورو (نیب) کو متوازی عدالتی نظام بنانے کے بجائے اعلیٰ عدلیہ کے ماتحت لایا جائے گا۔
- وی آئی پی کلچر اور غیر ضروری پروٹوکول کے خاتمے کے لیے قانون سازی اور عملی اقدامات کئے جائیں گے۔
- پارلیمنٹ میں بیرونی دباؤ پر ہونے والی قانون سازی پر نظرثانی کی جائے گی۔
- انتظامی اور مالی اختیارات کی نچلی سطح (بلدیات) تک منتقلی کو یقینی بنایا جائے گا۔
- ماورائے عدالت قتل، جبری گمشدگیوں اور تشدد کے سدِباب کے لیے عملی اقدامات کئے جائیں گے۔

- ماتحت عدلیہ کی اچھی کارکردگی، تجربہ اور شہرت کے حامل ججوں اور وکلاء کو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں جج مقرر کیا جائے گا۔
- آئین کی تمام دفعات پر مکمل عمل درآمد یقینی بنانے کے لئے طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔
- وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے حتمی ہوں گے اور اسے بدنیتی سے چیلنج نہ کیا جاسکے گا۔

(iv) بلدیاتی ادارے مضبوط:

- بلدیاتی انتخابات اور مقامی حکومتوں کے تحفظ کے لئے سیاسی جماعتوں کے اشتراک سے آئین میں ایک نیا باب اور شیڈول شامل کیا جائے گا۔
- صوبائی مالیاتی کمیشن کے ذریعے مقامی حکومتوں کو مالیاتی اختیارات منتقل کئے جائیں گے۔
- بلدیاتی اداروں کو مالی اور انتظامی خودمختاری دی جائے گی۔
- بلدیاتی اداروں کو وفاقی اور صوبائی ترقیاتی فنڈز کی براہِ راست منتقلی کو یقینی بنایا جائے گا۔
- بلدیاتی اداروں کی معطلی اور بالائی حکومتوں کی مداخلت کے سدباب کا مؤثر انتظام کیا جائے گا۔
- بلدیاتی اداروں کے تحت مقامی سطح پر مؤثر مصالحتی عدالتوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

(v) آزاد میڈیا:

- میڈیا اور کسی بھی شہری کی معلومات تک رسائی یقینی بنائی جائے گی۔
- آزادی اظہار رائے کو بنیادی انسانی حق تسلیم کرنے کے قانون کو مؤثر بنایا جائے گا۔
- میڈیا کو ناجائز حکومتی اور غیر حکومتی دباؤ سے آزاد رکھنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔
- میڈیا میں کام کرنے والے تمام ملازمین کو بلاامتیاز تحفظ دیا جائے گا۔
- جعلی خبروں کی روک تھام کے لیے صحافتی انجمنوں سمیت تمام سٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے حکمت عملی وضع کی جائے گی۔
- قومی سلامتی سے متعلق حساس معاملات کے حوالے سے صحافیوں کو اعتماد میں لیا جائے گا۔
- میڈیا کو اسلامی تہذیب وثقافت کا علمبردار بنانے کے لئے ترغیب دی جائے گی۔ مغربی اور بھارتی تہذیب وثقافت کے حملوں کو روکا جائے گا۔
- عریانی، فحاشی اور مخرب اخلاق پروگراموں، ڈراموں اور اشتہاروں کی روک تھام کے لیے سیاسی و دینی جماعتوں، میڈیا، پیمرا اور وزارت اطلاعات و نشریات کی مشاورت کے ساتھ ضابطہ اخلاق بنایا جائے گا اور قوانین پر عمل درآمد کروایا جائے گا۔
- نئی نسل کی، نظریاتی علمی و اخلاقی تربیت کے لیے آئی ٹی سیکٹر کے ماہرین کی مشاورت سے "ڈیجیٹل میڈیا پالیسی" بنائی جائے گی۔

3) مضبوط معیشت اور گورننس

جوہری اقدامات:

- سیاسی جماعتوں، ماہرین معاشیات اور تمام سٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے **"میثاقِ معیشت"** تیار کیا جائے گا۔
- پاکستان کا طویل المیعاد معاشی منصوبہ **"پاکستان وژن 2050ء"** تیار کیا جائے گا۔
- سودی معیشت اور سُودی بنکاری کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- معیشت کی بنیاد حلال آمدن اور بہترین مالی نظم ونسق پر ہوگی۔
- حکومتی تعیشات، وی آئی پی اور پروٹوکول کلچر ختم کیا جائے گا اور سادہ طرز حکمرانی متعارف کروایا جائے گا۔
- ناجائز منافع خور مافیاز اور کارٹیلز کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- اشیائے خورونوش اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں استحکام لایا جائے گا۔
- وفاق اور صوبوں میں ٹیکس اصلاحات متعارف کروائی جائیں گی اور جنرل سیلز ٹیکس کو 5 فیصد سے کم کیا جائے گا۔
- سرکاری اہلکاروں کی بے جا مداخلت سے بچنے کے لیے ون ونڈو بزنس پراجیکٹ قائم کیا جائے گا۔
- اندرون وبیرون ملک سے **"ترسیلاتِ زر پر بنک فیس"** کم کی جائے گی۔

- دولت اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جائے گا اور مختلف طبقوں کے مابین غیر معمولی معاشی تفاوت کم کیا جائے گا۔
- غربت کے خاتمے کے لیے 10 کروڑ عوام سے زکوٰۃ و عشر اکٹھا کیا جائے گا جس سے ہر غریب گھرانے کی اندازاً اڑھائی لاکھ روپے سالانہ مدد کی جاسکے گی۔
- ایگرو بیسڈ انڈسٹری، کاٹیج انڈسٹری اور سمال و میڈیم انڈسٹریز کو فروغ دینے کے لیے مراعات کا خصوصی پیکج تیار کیا جائے گا۔
- عالمی بنک، عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) اور اندرونی و بیرونی قرضوں سے نجات کے لئے جامع حکمت عملی تیار کی جائے گی۔
- بیرون ملک پاکستانیوں کو ترقیاتی منصوبوں میں حصہ دار بنانے کے لئے سرمایہ کاری کی ترغیب دی جائے گی۔
- برآمدات (Exports) میں اضافے کو فروغ دیا جائے گا اور غیر ضروری درآمدات (Imports) کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- درآمد کیے جانے والے خام مال کو ملک کے اندر ہی بنانے والی انڈسٹری کو 10 سال کے لیے خصوصی ٹیکس مراعات دی جائیں گی۔
- زرمبادلہ میں ادائیگی کی شرط پر سمندر پار پاکستانیوں کو سرکاری قیمتی کمرشل اراضی پُرکشش قیمت پر خریدنے کی پیش کش کی جائے گی۔
- مخصوص فصلوں اور صنعتی پیداواری علاقوں میں دس سال کے لیے ٹیکس فری انڈسٹریل زونز قائم کیے جائیں گے جہاں برآمدات کے لیے ویلیو ایڈڈ پروڈکٹس تیار ہوں گی۔
- سٹیٹ بنک آف پاکستان ایکٹ پر نظر ثانی کر کے **"گورنر بنک دولت پاکستان"** کو پارلیمنٹ اور حکومت کے سامنے جوابدہ بنایا جائے گا۔
- ملازمت کی بجائے ذاتی کاروبار کھڑا کرنے کی تربیت دی جائے گی اور **"چھوٹا کاروبار معاشی بہار"** مہم شروع کی جائے گی۔
- آئی ٹی، میٹ ایکسپورٹ اور زرعی ویلیو ایڈڈ پروڈکٹس سیکٹر کو انڈسٹری کا درجہ دیا جائے گا۔

قومی آمدن میں اضافہ:

- سرمایہ داروں، جاگیرداروں، صنعت کاروں اور مالدار ترین اشرافیہ سے اُن کی آمدن کے تناسب سے زیادہ سے زیادہ ٹیکس وصول کیا جائے گا۔
- ٹیکس دھندگان کی تعداد میں اضافہ جبکہ ٹیکسوں کی شرح میں کمی کی جائے گی۔
- بلاواسطہ (Direct) اور بالواسطہ (Indirect) ٹیکسوں کا منصفانہ تناسب مقرر کیا جائے گا۔
- فکس ٹیکس اسکیم کے اجراء کا جائزہ لیا جائے گا اور اگر یہ قابلِ عمل ہوا تو اسے نافذ کیا جائے گا۔
- معیشت کو دستاویزی بنانے کے لئے پرکشش اسکیم شروع کی جائے گی اور ریونیو ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا بیس میں منتقل کیا جائے گا۔
- پاکستانی روپے کے استحکام کے لیے منی لانڈرنگ اور سٹہ بازی کو روکنے کے لیے سخت اقدامات کیے جائیں گے۔
- سالانہ معاشی شرح نمو کو آبادی میں سالانہ اضافے سے کم از کم دوگنا کرنے کے لیے مؤثر حکمت عملی وضع کی جائے گی۔
- زرعی ٹیکس بتدریج نافذ کیا جائے گا جبکہ ای آبیانہ اور ای مالیہ سکیموں کا اِجرا کیا جائے گا۔
- ٹیکس افسران کے اختیارات پر نظر ثانی کی جائے گی۔

حکومتی اخراجات میں کمی:

- غیر ترقیاتی اخراجات میں 30 فیصد کمی کی جائے گی۔
- غیر ضروری سرکاری اخراجات ختم کیے جائیں گے۔ سرکاری اداروں میں اسراف کا خاتمہ اور سادگی و قناعت کی روش اختیار کی جائے گی۔
- پاکستان سٹیل ملز، پاکستان ریلویز اور پی آئی اے سمیت قومی اداروں کے فروخت یا نج کاری کے بجائے اُنہیں منافع بخش ادارے بنانے کے لیے اہل انتظامیہ کا تقرر کیا جائے گا۔
- صدر، وزیر اعظم، وزرائے اعلیٰ، وفاقی و صوبائی وزراء، سپیکر قومی و صوبائی اسمبلی، چیئرمین سینیٹ، چیف جسٹس، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے حاضر سروس ججوں، اعلیٰ سول اور فوجی افسران کو قیمتی لگژری گاڑیوں اور مفت پٹرول کی سہولت ختم کی جائے گی۔
- سابق وفاقی و صوبائی وزرائے کرام، ریٹائرڈ افسروں، بیوروکریٹس، ججوں اور جرنیلوں کو سرکاری گاڑیاں اور مفت پٹرول کی سہولیات واپس لی جائیں گی۔
- سرمایہ داروں، جاگیرداروں اور مالدار ترین اشرافیہ کو حاصل ٹیکس چھوٹ ختم کی جائے گی جس سے 200 ارب روپے سالانہ بچت ہو گی۔
- ارکانِ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی کی تنخواہوں اور مراعات پر نظر ثانی کیا جائے گی۔
- سرکاری دفاتر کو متبادل بجلی (سولر) پر منتقل کیا جائے گا جس سے بجلی اور سرکاری اخراجات میں کمی آئے گی۔
- اعلیٰ حکومتی عہدیداران اور ملازمین سادگی کو رواج دیں گے۔

- سرکاری ملازمین کی پنشن سے سرمایہ کاری کی جائے گی جس سے سرکاری خزانہ کا بوجھ کم ہو گا۔

قرضوں سے نجات:

- تمام اندرونی وبیرونی قرضوں کو بتدریج ختم کرنے کے ساتھ ساتھ خود انحصاری پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔
- بیرونی و مقامی قرضوں کی جلد ادائیگی کا شیڈول اور طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔
- مہنگی گاڑیوں کاسمیٹکس اور غیر ضروری تعیشاتی اشیاء کی درآمد بند کر کے قیمتی زرمبادلہ بچائیں گے۔

توانائی پالیسی:

- بجلی پیدا کرنے والی بین الاقوامی کمپنیوں (IPPs) کے ساتھ مہنگے معاہدوں پر نظر ثانی کی جائے گی۔
- بہترین مالی نظم وضبط سے گردشی قرضوں (Circular Debts) اور لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- سرکاری، کاروباری اور خوشی کی تقریبات دِن کی روشنی میں کرنے کی پالیسی اپنائی جائے گی۔
- بجلی اور گیس کے رائج الوقت ظالمانہ سلیب ریٹ ختم کریں گے۔
- لوڈ شیڈنگ اور لائن لاسز سمیت بجلی کی ترسیل و تقسیم کے نظام میں موجود خامیوں کو دور کیا جائے گا۔
- توانائی کے سستے متبادل ذرائع (Alternative Energy) تلاش کئے جائیں گے۔
- درآمدی ایندھن کی بجائے قدرتی اور قابل تجدید توانائی (Renewable Energy) کو فروغ دیا جائے گا۔
- بھاشا اور اکھوڑی ڈیم سمیت تمام ضروری چھوٹے بڑے ڈیموں کی تعمیر پر کام کی رفتار کو تیز کیا جائے گا۔
- ہائیڈرو پاور، شمسی توانائی کے پینل اور ونڈ ٹربائن کی تیاری میں خود کفالت حاصل کے لیے صنعت کاروں کو سرمایہ کاری کی ترغیب دی جائے گی۔
- پاک ایران گیس پائپ لائن میں اپنے حصے کا کام جلد مکمل کریں گے۔
- ہوا سے توانائی (ونڈ انرجی) کے منصوبے شروع کئے جائیں گے۔
- بلوں کے ذریعے ریونیو اکٹھا کرنے کا نیا نظام متعارف کروایا جائے گا۔
- عالمی دباؤ نظر انداز کر کے تیل، گیس اور معدنیات کے نئے ذخائر تلاش کیے جائیں گے۔

ماحولیاتی وسیاحتی پالیسی:

- شمالی علاقہ جات، اپر دیر، سوات، گلگت بلتستان، چترال نیز سندھ، بلوچستان، پنجاب اور آزاد کشمیر کے سیاحتی مقامات کو ترقی دی جائے گی۔
- سیاحت کے فروغ کے لیے شاہراہیں اور رابطہ سڑکیں تعمیر کی جائیں گی۔
- سیاحتی مقامات پر موجود مقامی آبادیوں اور مکینوں کی ترقی وخوشحالی کے لیے خصوصی منصوبہ بندی کی جائے گی۔
- سیاحتی مقامات کو آلودگی سے پاک رکھنے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں گے۔
- سیاحتی علاقوں تک جدید ٹرانسپورٹ کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔
- سیاحتی مقامات پر سیکورٹی اور مناسب قیمتوں کے تعین وکنٹرول کا نظام قائم کیا جائے گا۔
- ہوٹل انڈسٹری کو ٹیکس مراعات دی جائیں گی۔
- صوبہ خیبر پختونخوا میں سوات، چترال، دیر اور مانسہرہ جبکہ صوبہ سندھ میں "گورکھ ہل" کو عالمی معیار کے سیاحتی مراکز بنایا جائے گا۔
- ماحولیاتی آلودگی کے سدباب، کنٹرول اور تحفظِ ماحول کے لیے سخت قوانین سازی اور ان پر موئثر عمل درآمد کیا جائے گا۔
- گاڑیوں اور صنعتوں سے زہریلی گیسوں اور صنعتی فضلہ جات کو ٹھکانے لگانے کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں گے۔
- الیکٹرک انجنوں والی گاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- نئے جنگلات لگانے کے لئے بڑے پیمانے پر شجرکاری مہمات چلائی جائیں گی اور جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے قوانین پر عمل درآمد کیا جائے گا۔
- جنگلات کو آمدن میں اضافے کا ذریعہ بنانے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔

احتساب سب کا:

- سخت قوانین پر مشتمل "احتسابی نظام" تشکیل دیا جائے گا تا کہ رشوت، کمیشن اور کک بیکس سمیت ہر قسم کی بدعنوانی کا مکمل خاتمہ کیا جا سکے۔
- قومی احتساب بیورو (نیب) کا سربراہ اُسے مقرر کیا جائے گا جس کی قابلیت، اہلیت اور امانت و دیانت مسلمہ ہو۔
- نیب، ایف آئی اے سمیت تمام تفتیشی اداروں کی تنظیم نو کی جائے گی اور اس میں سیاسی مداخلت اور انتقامی کارروائیوں پر پابندی عائد کی جائے گی۔
- پلی بارگین ختم کی جائے گی، اور کرپشن ثابت ہونے پر مجرم کی تمام جائیداد بحق سرکار ضبط کی جائے گی۔
- لوٹی ہوئی قومی دولت قومی خزانہ میں واپس لانے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں گے۔
- ہر قسم کے بدعنوان عناصر کو شریعت کے مطابق موت اور عمر قید سمیت سخت سزائیں دی جائیں گی۔

4) خوشحال اور ترقی یافتہ پاکستان

انصاف سب کے لیے:

- عدالتی فیصلے قرآن و سنتؐ کے مطابق ہوں گے اور کوئی عدالت قرآن و سنتؐ کے خلاف فیصلہ نہیں دے گی۔
- اعلیٰ عدلیہ اور وکلا کی مشاورت سے عدلیہ کے بروقت اور فوری فیصلوں کے لئے عدالتی نظام کی تنظیمِ نو کی جائے گی۔
- نچلی سطح پر عدالتی نظام کی مکمل اصلاح کے لیے مؤثر و متحرک حکمت عملی وضع کی جائے گی۔
- بچیوں اور بچوں کو انصاف کی فوری فراہمی کے لئے خصوصی عدالتیں (Juvenile Courts) قائم کی جائیں گے۔
- عدالتی تحقیقات کا مؤثر نظام وضع کیا جائے گا۔
- دیوانی اور فوجداری مقدمات کے فیصلے بالترتیب چھ اور تین ماہ کے اندر کئے جائیں گے۔
- عدلیہ کے موبائل یونٹس کا قیام عمل میں لایا جائے گا تا کہ دور دراز علاقوں تک انصاف پہنچایا جا سکے۔
- عدالتی فیصلوں پر بروقت عمل درآمد کے لیے "آن لائن مانیٹرنگ" کا نظام بنایا جائے گا۔
- فاسٹ ٹریک بزنس کورٹس قائم کی جائیں گی۔

اَمن سب کے لیے:

- پولیس سٹیشن کو "خوف کے بجائے تحفظ کی آماجگاہ" بنایا جائے گا۔
- جدید خطوط پر پولیس کی پیشہ وارانہ، دینی و اخلاقی تربیت کی جائے گی جسے دیکھتے ہی شہریوں کو "احساسِ تحفظ" (Sense of security) ہو گا۔
- خواتین، بچوں اور بچیوں کی عزت و عصمت کی حفاظت کے لئے پولیس "فوری ریسپانس یونٹ" قائم کیا جائے گا۔
- پولیس کی تنخواہوں اور مراعات میں اضافہ کر کے رشوت ستانی کو ختم کیا جائے گا۔
- رشوت ستانی میں ملوث سرکاری اہلکاروں کے خلاف فوری انضباطی کاروائی کی جائے گی اور ملوث اہلکاروں کو سخت ترین سزا دی جائے گی۔
- ماورائے آئین گرفتاریوں، شہریوں کو حبس بے جا میں رکھنے، جعلی پولیس مقابلوں، ماورائے عدالت قتل اور دورانِ حراست پولیس تشدد کا خاتمہ کیا جائے گا۔

تعلیم سب کے لیے:

- تعلیم کو انسان کا بنیادی حق قرار دیا جائے گا۔
- مسلم و غیر مسلم، امیر و غریب اور شہری و دیہاتی کو بلا تفریق ہر سطح کی تعلیم کا موقع دیا جائے گا۔
- مختلف نظام ہائے تعلیم اور طبقاتی نظامِ تعلیم کا خاتمہ کر کے پورے ملک میں یکساں نظامِ تعلیم نافذ کیا جائے گا۔
- نصابِ تعلیم قرآن و سُنتؐ کے مطابق تیار کیا جائے گا۔
- آئینی ترمیم کے ذریعے تعلیم کے شعبہ کو وفاق کے تحت لاکر اسلامی نظریہ حیات اور نظریہ پاکستان کو نصابِ تعلیم کا محور بنایا جائے گا۔
- فنی تعلیم، شہری شعور، روڈ سیفٹی، حفظانِ صحت اور کردار سازی کے موضوعات کو نصاب تعلیم میں شامل کیا جائے گا۔
- تعلیمی اداروں میں بنیادی سطح پر ہی انٹر پرنیور شپ (Entrepreneurship) کی تعلیم دی جائے گی۔

- شرح خواندگی کو سو فیصد کیا جائے گا اور میٹرک تک تعلیم مفت اور لازمی ہو گی۔
- تعلیمی ایمرجنسی نافذ کر کے 2 کروڑ سے زائد بچوں اور بچیوں کو تعلیمی اداروں میں داخل کروا کر زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا جائے گا۔
- عربی، انگریزی اور دوسری عالمی زبانوں کو نصابِ تعلیم میں شامل کیا جائے گا۔
- جدید خطوط پر نظامِ تعلیم کو استوار کیا جائے گا اور تحقیق و تصنیف کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں قرآن و سنت کی بنیادی تعلیم لازمی ہو گی۔
- طلبہ اور طالبات کے لئے پچاس (50) نئی یونیورسٹیاں اور ٹیکنیکل کالجز بنائے جائیں گے۔
- طالبات کے لیے اعلیٰ معیاری تعلیمی ادارے قائم کر کے مخلوط نظامِ تعلیم کا خاتمہ کیا جائے گا اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے خصوصی مراعات دی جائیں گی۔
- وزارت سائنس و ٹیکنالوجی اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے اعلیٰ تعلیم کے لئے تحقیق و ترقی پروگرام کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے گا۔
- بجٹ میں تعلیم کے لیے جی ڈی پی کا کم از کم 5 فیصد مختص کیا جائے گا اور اس میں بتدریج اضافہ کیا جائے گا۔
- سرکاری و نجی تعلیمی اداروں کے اساتذہ کو خصوصی احترام اور معقول تنخواہیں دی جائیں گی۔
- طلبہ و طالبات کو اعلیٰ تعلیم کے لیے بلاسود قرضے دیئے جائیں گے۔
- تعلیمی اداروں میں منشیات کی روک تھام کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں گے۔

صحت سب کے لیے:

- تمام ہسپتالوں میں 24 گھنٹے آؤٹ ڈور علاج (O.P.D) اور مفت ایمرجنسی سروس مہیا کی جائے گی۔
- شہری اور دیہی علاقوں میں خواتین کی زچگی اور حادثاتی طبی سہولیات کے لئے گھر کے قریب انتظام کیا جائے گا۔
- اندرون ملک معیاری اور سستی ادویات اور آلات کی تیاری کے لیے خصوصی مراعات دی جائیں گی۔
- ادویات کی جنرک (Generic) ناموں سے فروخت کے لیے قانون سازی کی جائے گی۔
- مستحق افراد کا سرکاری سطح پر ڈیٹا بیس تیار کر کے دل، گردہ، ہیپاٹائٹس، کینسر، ایڈز، ٹی بی اور منشیات کے مریضوں کا مفت علاج کیا جائے گا۔
- تمام ہسپتالوں میں امراضِ دل، ذیابیطس، گردہ، جلد، ہیپاٹائٹس، کینسر، ایڈز، ٹی بی، منشیات اور نفسیات کے اسپیشلسٹ ڈاکٹروں کا تقرر کیا جائے گا۔
- اضلاع کی سطح تک برن یونٹس قائم کیے جائیں گے۔
- ہر ڈاکٹر کو تعلیم کی تکمیل پر ملازمت فراہم کی جائے گی اور معقول معاوضہ دیا جائے گا۔
- وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے صحت کے سالانہ بجٹ میں اضافہ کیا جائے گا۔
- وفاقی و صوبوں کے سالانہ بجٹ میں شعبہ صحت عامہ میں ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کے لیے خصوصی بجٹ مختص کیا جائے گا۔
- ہر ہسپتال میں طب نبوی ﷺ، ہومیوپیتھی اور ہربل طریقہ علاج کے الگ یونٹ قائم کئے جائیں گے۔ نیز ان طریقہ ہائے علاج کی مکمل سرپرستی کی جائے گی۔
- موبائل ہیلتھ یونٹس کے ذریعے فوری علاج فراہم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔
- پانچ ہزار کی دیہی آبادی کے لیے "رورل ہیلتھ ڈسپنسری" کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- اتفاقی حادثات میں زخمیوں کی جان بچانے کے لئے نیشنل ہائی ویز پر ہر 50 کلومیٹر کے بعد اور موٹرویز کے ہر انٹرچینج پر ایمرجنسی ٹراما سنٹرز قائم کئے جائیں گے۔
- زخمیوں کی فوری طبی امداد کے لیے ایمرجنسی ہیلی کاپٹر سروس شروع کی جائے گی۔
- بوڑھوں اور معذوروں کے علاج کے لیے ہر بڑے ہسپتال میں خصوصی ڈیسک اور سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔
- پیرامیڈیکل سٹاف کی جدید طرز پر پیشہ وارانہ اور اخلاقی تربیت کی جائے گی۔
- وبائی امراض سے بچاؤ اور علاج کے لیے بڑے ہسپتالوں میں خصوصی سنٹرز اور سہولیات فراہم کی جائیں گے۔
- مریضوں کی نجی ہسپتالوں سے بڑے سرکاری ہسپتالوں میں منتقلی کے لئے ان ہسپتالوں کے درمیان سہولت و ہم آہنگی کے لئے قانونی اور عملی اقدامات کئے جائیں گے۔
- ہر خاندان میں ماں اور بچے کی صحت اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا شعور پیدا کرنے کی مہم چلائی جائے گی۔
- یونیورسل ہیلتھ کیئر کے عملی نفاذ کے لئے قانون سازی کی جائے گی۔

چھت سب کے لیے:

- بے آباد زمینوں کو آباد کرنے کی شرط پر مستحق افراد میں زمین تقسیم کی جائے گی۔
- کم آمدن والے افراد کو سستی زمین خریدنے اور مکانات کی تعمیر کے لیے آسان اقساط پر بلا سود قرضے دیے جائیں گے۔
- 10 مرلہ تک کے ذاتی گھر پر پراپرٹی ٹیکس معاف کیا جائے گا۔
- سرکاری اور نجی زمینوں پر جبری قبضے ختم کرنے کے لیے مؤثر قانون سازی کی جائے گی۔
- سرکاری زمینوں پر غیر قانونی سوسائٹیوں کو ختم کر دیا جائے گا۔ ہاوسنگ سوسائٹیوں اور سکیموں کے متاثرین کو قانونی تحفظ دیا جائے گا۔
- ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے قرض نادہندگان کے ذمہ واجب الادا سود معاف کرنے کے لئے قانون سازی کی جائے گی۔
- زمین کی قیمت اور غیر قانونی خرید و فروخت کو کنٹرول کرنے کے لیے "رئیل اسٹیٹ ریگولیٹری اتھارٹی" قائم کی جائے گی۔

روزگار سب کے لیے:

- وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں میں سرکاری ملازمت پر پابندی ختم کر کے میرٹ پر خالی اسامیوں کو پُر کیا جائے گا۔
- ذاتی کاروبار کی ترغیب و تربیت کے ساتھ غیر سودی قرضے دیئے جائیں گے۔
- کم پڑھے لکھے لوگوں کے لئے روزگار کا بندوبست کیا جائے گا۔
- تعلیم یافتہ بے روزگار افراد کو مخصوص مدت کے لیے "بے روزگاری الاؤنس" دیا جائے گا۔
- چھوٹے صنعتی یونٹ اور کاٹیج انڈسٹری کی حوصلہ افزائی کے لئے بلاسُود قرضے اور سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

سستی خوراک سب کے لیے:

- دودھ، سبزیوں، پھلوں اور دیگر اشیائے ضروریہ کی سستے داموں فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔
- آٹا، چینی، خوردنی تیل و دیگر اشیائے خورد و نوش اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں کمی اور استحکام لایا جائے گا۔
- قیمتوں پر نظر رکھنے کے لئے مرد و خواتین صارفین اور مقامی علمائے کرام پر مشتمل "پرائس کنٹرول کمیٹیاں" تشکیل دی جائیں گی۔
- غریب و متوسط طبقہ کے لئے حقیقی معنوں میں سستے بازار قائم کئے جائیں گے۔

5) خوشحال صوبے

- ہر صوبہ کے قدرتی وسائل پر پہلا حق اُسی صوبہ کا ہو گا۔
- قومی مالیاتی کمیشن وفاق اور صوبوں میں وسائل کی تقسیم کے فارمولے پر نظر ثانی کرے گا۔
- قومی مالیاتی کمیشن کے منظور کردہ مالیاتی ایوارڈ پر عمل درآمد کیا جائے گا اور صوبوں کو مالی وسائل کی بروقت فراہمی کو یقینی بنائی جائے گی۔
- وفاقی حکومت کے پبلک سیکٹر ترقیاتی پروگرام (PSDP) سے تمام صوبوں کو انصاف کی بنیاد پر ترقیاتی فنڈز دیے جائیں گے۔
- دیہی علاقوں کو شہری علاقوں کی طرح تمام سہولتیں مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔
- دیہی علاقوں میں ایگرو بیسڈ انڈسٹری قائم کی جائے گی۔
- مشترکہ مفادات کونسل اور بین الصوبائی رابطے کی وزارت کو فعال کیا جائے گا اور تمام معاملات باہمی مشاورت و خوش اسلوبی سے طے کئے جائیں گے۔
- بڑے شہروں کی جانب سے آبادی کا بہاؤ روکنے کے لئے جدید طرز پر نئے شہر آباد کیے جائیں گے۔
- ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے لئے ترقیاتی منصوبہ بنایا جائے گا۔

خوشحال بلوچستان:

- بلوچستان کے قدرتی وسائل اور سی پیک پر پہلا حق بلوچستان کے عوام کا ہو گا۔
- بلوچستان کے عوام کی غربت، ناخواندگی اور پسماندگی کے خاتمے کے لیے ہنگامی اقدامات کیے جائیں گے۔
- صوبے کے عوام کو تحفظ، روزگار اور بنیادی ضروریاتِ زندگی کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔

- پاک ایران گیس پائپ لائن بچھانے کا عمل شروع کیا جائے گا۔
- سینڈک، ریکوڈک، گوادر اور چمالنگ، ماربل اور کرومائیٹ جیسے بڑے قیمتی منصوبوں کو پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت چلایا جائے گا۔
- پورے بلوچستان میں غیر ضروری چیک پوسٹوں کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- بلوچستان کے جبری گمشدہ افراد کو بازیاب کروایا جائے گا۔
- **"حقوق دو گوادر کو"** تحریک اور حکومت بلوچستان کے درمیان تحریری معاہدے پر عمل درآمد کروایا جائے گا۔
- ساحلی و سرحدی علاقوں کو نیشنل گرڈ اسٹیشن سے منسلک کر کے بجلی کی لوڈشیڈنگ کا خاتمہ کیا جائے گا اور ہنگامی حالات میں ایران سے بجلی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔
- گوادر اور ساحلی علاقوں کے ماہی گیروں کے روزگار کے تحفظ کے لیے ٹرالر مافیا کو کنٹرول کیا جائے گا اور ملکی قوانین پر مؤثر عمل درآمد کیا جائے گا۔
- سستی اشیا کی فراہمی کے لیے سرحدی تجارت (بارڈر ٹریڈ) کو بلارکاوٹ جاری رکھا جائے گا اور اس میں کمیشن اور رشوت کا کلچر ختم کیا جائے گا۔
- صوبے کو وافر پانی کی مزید فراہمی کے لئے کچھی کینال کا بقیہ حصہ مکمل کیا جائے گا اور بارانی ندی نالوں پر ڈیم تعمیر کئے جائیں گے۔
- بلوچستان کی بنجر زمین کو قابلِ کاشت و سکونت بنانے کے لیے جامع منصوبہ بندی کی جائے گی۔
- ناراض بلوچ قبائل کے ساتھ مذاکرات کئے جائیں گے اور انہیں قومی دھارے میں شامل کر کے احترام دیا جائے گا۔

خوشحال خیبر پختونخوا:

- صوبہ خیبر پختونخوا سے نکلنے والی قدرتی گیس، پٹرول، معدنیات اور بجلی کی پیداوار پر پہلا حق صوبہ خیبر پختونخوا کا ہو گا۔
- قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ میں دہشت گردی سے متاثرہ صوبہ خیبر پختونخوا کا حصہ بڑھایا جائے گا۔
- صوبہ کو بجلی کے خالص منافع کی مکمل اور بروقت ادائیگی یقینی بنائی جائے گی اور اے جی این قاضی فارمولا کے مطابق بجلی کے خالص منافع کے بقایا جات وفاقی حکومت سے حاصل کیے جائیں گے۔
- سابقہ فاٹا کے صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم کیے گئے اضلاع کی ترقی و خوشحالی کے لیے "خصوصی پیکج" دیا جائے گا اور نئے اضلاع کو ترقی یافتہ اضلاع کے برابر لایا جائے گا۔
- شمالی اضلاع میں چھوٹے ڈیمز کے منصوبوں کو مکمل کیا جائے گا۔
- پشاور، نوشہرہ، کوہاٹ، بونیر سمیت سابقہ فاٹا کے اضلاع میں نئی صنعتوں کے قیام کے لیے خصوصی مراعات اور زونز قائم کئے جائیں گے۔
- صوبائی فنانس کمیشن سے تمام اضلاع کو ترقیاتی فنڈز کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جائے گا۔
- افغان اور پاکستانی شہریوں کی آسان آمد و رفت کے لیے "خصوصی کارڈ" کا اجرا کیا جائے گا اور ویزا فیس ختم کی جائے گی۔
- مقامی تاجروں کو وسطِ ایشیاء سے تجارت بڑھانے کے لیے خصوصی سہولیات دی جائیں گی۔

خوشحال سندھ:

- سندھ سے نکلنے والی قدرتی گیس اور معدنیات پر پہلا حق صوبہ سندھ کا ہو گا۔
- صوبائی فنانس کمیشن سے تمام اضلاع کو وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جائے گا۔
- صوبہ سندھ کی ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور اسکیموں کے متاثرین کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔ اور صوبائی سطح پر "رئیل اسٹیٹ اتھارٹی" قائم کی جائے گی۔
- تھر کول منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے گا اور اس کی ملازمتوں میں مقامی افراد کو ترجیح دی جائے گی۔ اور اس کی آمدنی سے پبلک سیکٹر یونیورسٹی قائم کی جائے گی۔
- سندھ کی ساحلی پٹی پر ہوا سے بجلی (Wind Energy) پیدا کرنے کے لئے منصوبے شروع کئے جائیں گے۔
- کراچی، حیدرآباد، لاڑکانہ سمیت سندھ کے تمام شہروں سے کچرا کنڈی کو ٹھکانے لگانے کے لیے "ویسٹ مینیجمنٹ" کا جدید طریقہ اختیار کیا جائے گا۔
- سندھ کے بیمار صنعتی زونز کو فعال کیا جائے گا۔
- "گورکھ ہل" کو سیاحتی مرکز کے طور پر ترقی دی جائے گی۔
- **خوشحال کراچی** کے لیے جامع ترقیاتی منصوبہ پیش کیا جائے گا۔
- کراچی کی حقیقی آبادی کا تعین کرنے کے لئے دوبارہ مردم شماری کروائی جائے گی۔
- کراچی کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے وفاق اور صوبہ سندھ کی حکومتوں سے فنڈز حاصل کئے جائینگے۔

- کراچی الیکٹرک کی تنظیم نو کی جائے گی اور اسے عوام کا استحصال کرنے اور بجلی کی قیمت میں ناروا اضافہ سے روکا جائے گا۔
- کراچی کو درپیش ٹرانسپورٹ کے مسائل ختم کرنے کے لیے جدید بسیں چلائی جائیں گی۔
- بلدیہ کراچی کو مالی طور پر خودمختار ادارہ بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے اور انتظامی اصلاحات کی جائیں گی۔
- فراہمی آب منصوبہ (K-4) کی تکمیل یقینی بنائی جائے گی۔
- کراچی کے نکاسی آب کے منصوبے کی فوری تکمیل کی جائے گی۔
- کراچی کے نوجوانوں کو میرٹ کی بنیاد پر روزگار کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔
- کچرا کنڈی کو ٹھکانے لگانے کے لئے جامع منصوبہ بندی کی جائے گی اور اس پر عمل درآمد کروا کر پاکستان کا صاف ستھرا مثالی شہر بنایا جائے گا۔
- جماعت اسلامی کی **"حقوق دو کراچی کو"** تحریک اور حکومت سندھ کے مابین معاہدے پر عمل درآمد کروایا جائے گا۔

خوشحال پنجاب:

- صوبائی فنانس کمیشن سے پنجاب کے تمام اضلاع کو وسائل کی منصفانہ تقسیم کی جائے گی۔
- پنجاب کے بڑے شہروں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے اُن کے قریب نئے شہر بسائے جائیں گے۔
- آبادی کے شہروں کی طرف بہاؤ روکنے کے لئے "جامع دیہی ترقی کا منصوبہ" تیار کیا جائے گا جس میں تمام شہری سہولیات مہیا کی جائیں گی۔
- زراعت کو صوبہ کی آمدن کا سب سے بڑا ذریعہ بنایا جائے گا۔
- زرعی ترقی کے لئے سستی بجلی، سستے زرعی مداخل اور جدید مشینری فراہم کی جائے گی۔
- پنجاب کی زرعی زمینوں پر ہاؤسنگ سوسائٹیاں بنانے پر پابندی لگائی جائے گی۔
- خودکفالت کے لئے موسم اور زمین کی ساخت کے مطابق زرعی زونز قائم کئے جائیں گے۔
- جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ کیا جائے گا اور لینڈ ریفارم پر دوبارہ کام شروع کیا جائے گا۔
- کسانوں کو پیداوار اور آمدن میں حصہ دار بنایا جائے گا۔
- کالاباغ، کوہستان نمک، اٹک، چنیوٹ اور ڈیرہ غازی خان کے علاقوں میں معدنیات کی صنعتوں کے فروغ کے لئے اقدامات کیے جائیں گے۔
- چکوال اور دیگر موزوں علاقوں میں زیتون کی وسیع پیمانے پر کاشت کے لیے کسانوں کی رہنمائی اور معاونت کی جائے گی۔
- لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ سمیت ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کی سطح تک صفائی کے بہتر انتظامات کے لیے "ویسٹ مینجمنٹ اتھارٹی" قائم کی جائے گی۔
- صوبہ بہاولپور بحال کیا جائے گا۔
- چولستان کو خشک سالی سے بچانے کے لئے کسانوں کو **"خصوصی خوشحال پیکج"** دیا جائے گا۔
- جنوبی پنجاب کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لایا جائے گا اور انتظامی بنیاد پر الگ صوبہ بنایا جائے گا۔

6) خوشحال معاشرہ

خوشحال اور محفوظ عورت:

- خواتین کو میٹرک تک لازمی مفت تعلیم دی جائے گی۔
- اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے خواتین کو مساویانہ مواقع فراہم کیے جائیں گے۔
- خاندانی نظام کے استحکام اور تحفظ کے لیے فیملی انسٹی ٹیوٹ قائم کیے جائیں گے۔
- اسلامی شریعت کے مطابق خواتین کو والد اور شوہر کی جائیداد سے وراثت اور ملکیت کے حقوق دلوانے کے لیے فوری اور عملی اقدامات کئے جائیں گے۔
- ماؤں اور بہنوں کو وراثت میں حصہ نہ دینے والے اُمیدواروں کے انتخابات میں حصہ لینے اور بیرون ملک سفر پر پابندی عائد کی جائے گی۔
- بچیوں اور بچوں کے اغوا اور جنسی زیادتی کے مجرموں کو سرعام سزائے موت دینے کے لیے قانون سازی اور اس پر فوری عمل درآمد شروع کیا جائے گا۔
- غیر اسلامی معاشرتی رسموں ناجائز جہیز، قرآن سے شادی، ونی، وٹہ سٹہ، سورہ، کاروکاری اور غیرت کے نام پر قتل کا سدِباب کیا جائے گا۔

- ایک وقت میں طلاق ثلاثہ کو تعزیری جرم قرار دینے کے لیے قانون سازی کی جائے گی۔
- برسرروزگار خواتین (Working Women) کو محفوظ پیشہ ورانہ ماحول کی فراہمی کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔
- سرکاری و نیم سرکاری محکموں میں بیوہ اور طلاق یافتہ خواتین کے لیے ملازمت کے لئے عمر کی حد میں خصوصی رعایت دی جائے گی۔
- سرکاری و غیر سرکاری ملازم پیشہ خواتین کو پوری تنخواہ کے ساتھ چار ماہ کی زچگی رخصت دی جائے گی جبکہ بچے کی پرورش کے لیے آدھی تنخواہ پر رخصت دی جائے گی۔
- خواتین سرکاری ملازمین کو اُن کے شوہر کی جائے ملازمت پر تعیناتی کی پالیسی پر عمل کیا جائے گا اور گھر کے قریب تعینات کی جائے گی۔
- ملازمت پیشہ خواتین کے لئے لچکدار اوقاتِ کار مقرر کئے جائیں گے۔
- پبلک سروس کے تمام اداروں میں خواتین کے لئے علیحدہ ڈیسک قائم کئے جائیں گے۔
- خواتین کے لئے خصوصی ٹرانسپورٹ شروع کی جائے گی۔
- گھریلو صنعتوں کے فروغ کی حوصلہ افزائی کے لئے قانون سازی کی جائے گی۔
- خواتین کو ہنر مند بنا کر معاشی طور پر مضبوط بنانے میں مدد کی جائے گی۔

خوشحال نوجوان، کھیلوں کا فروغ اور فنونِ لطیفہ:

- طلبہ یونین پر پابندی ختم کرکے تمام تعلیمی اداروں میں انتخابات کروائے جائیں گے۔
- ہر ضلع میں یوتھ اسمبلیاں قائم کی جائیں گی تاکہ مستقبل کی قیادت تیار ہو سکے۔
- یوتھ بنک قائم کیا جائے گا۔ نوجوانوں کو کاروبار کے لئے بلاسود قرضے اور پیشہ وارانہ تربیت دی جائے گی۔
- نوجوانوں کی سیاسی، معاشی، سماجی اور نفسیاتی کونسلنگ کے لیے "کیریئر کونسلنگ سنٹرز"، "سکولز آف پالیٹکس"، "ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز"، "یوتھ کلچرل سنٹر"، "یوتھ شاپنگ سنٹر"، "یوتھ اکنامک زونز" "یوتھ گرین زونز"، "فری لانسنگ" اور "آن لائن فورمز" قائم کیے جائیں گے۔
- سیاسی عمل میں نوجوانوں کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کے لئے وفاقی اور صوبائی حکومتوں میں نوجوانوں کو نمائندگی دی جائے گی۔
- "شادی آسان پروگرام" شروع کیا جائے گا جس کے تحت مستحق نوجوان بچوں و بچیوں کو شادی کے لئے پیکج دیا جائے گا۔
- وفاقی و صوبائی بجٹ میں ہر شہر اور ہر دیہات میں کھیلوں کے لیے فنڈز مختص کئے جائیں گے۔ کھیل کے میدانوں میں اضافہ اور سہولیات فراہم کی جائیں گی۔
- کرکٹ، ہاکی، سکواش، فٹ بال، ویٹ لفٹنگ، جمناسٹک، ٹینس، باسکٹ بال کبڈی، فن پہلوانی اور دیگر کھیلوں کے فروغ کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں گے۔
- تعلیمی اداروں میں اِن ڈور کھیلوں کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔
- قومی ٹیموں میں کھلاڑیوں کی سلیکشن میں میرٹ پر سختی سے عمل ہو گا اور سفارشی کلچر کا مکمل خاتمہ کیا جائے گا۔
- اسلامی تہذیب و ثقافت کے دائرے میں نوجوان خواتین کے لیے کھیلوں کے الگ میدان اور صحت مند تفریحی سرگرمیوں کے لئے خصوصی فنڈز مختص کیے جائیں گے۔
- کھلاڑیوں کی جدید طرز پر پیشہ ورانہ تربیت کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت بھی کی جائے گی۔
- اسلامی فنونِ لطیفہ کے فروغ کے لیے شاعروں، ادیبوں اور خطاطوں وغیرہ کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور ان کے علاج و معالجہ کا خیال رکھا جائے گا۔

خوشحال سمندر پار پاکستانی:

- سمندر پار پاکستانیوں کے تمام حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔
- سمندر پار پاکستانیوں کی پاکستان میں موجود جائیدادوں اور اثاثوں کے تحفظ کے لئے "پروٹیکشن آف اوورسیز پاکستانیز پراپرٹی اتھارٹی" قائم کی جائے گی۔
- سمندر پار پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دیا جائے گا اور سیاسی جماعتوں کی مشاورت سے پارلیمنٹ میں نمائندگی کا طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔
- پاسپورٹ، شناختی کارڈز اور دیگر تصدیقی دستاویزات کی تجدید کے لیے آن لائن سہولت کا نظام بنایا جائے گا۔
- سمندر پار پاکستانیوں کے لئے پاکستان آمد پر امیگریشن اور کسٹم وغیرہ میں آسانیاں پیدا کی جائیں گی۔
- ترسیلاتِ زر پر بنک فیس کم کی جائے گی۔
- زیادہ زرمبادلہ بھیجنے والے سمندر پار پاکستانیوں کو ہر سال قومی اعزاز "محسن پاکستان" سے نوازا جائے گا۔
- سمندر پار پاکستانیوں کو اپنے ملک میں سرمایہ کاری کی ترغیب، مراعات کی فراہمی اور کاروباری رہنمائی دی جائے گی۔

خوشحال کسان، زرعی و دیہی ترقی:

- کسانوں کو بجلی، پانی، ڈیزل، کھاد، بیج اور زرعی ادویات سستے داموں فراہم کی جائیں گی۔
- بے زمین کسانوں اور ہاریوں کو غیر آباد سرکاری زمینیں پانی کی سہولت اور آبادکاری کی شرط کے ساتھ فراہم کی جائیں گی۔
- کاشت کار کو کھاد، بیج اور ادویات خریدنے کے لیے بلاسود قرضے دیے جائیں گے۔
- زرعی قرضوں پر سُود ختم کیا جائے گا۔
- پھل اور سبزیوں کی جدید فارمنگ کو ٹیکس مراعات دی جائیں گی۔
- زرعی پیداوار میں اضافے کی مصنوعات کی مقامی صنعتوں کو ٹیکس مراعات دی جائیں گی۔
- پھل اور سبزیوں کی کولڈ اسٹوریج چین پر بلا سُود قرضے دیے جائیں گے۔
- زرعی زمینوں کا سروے کرواکر موسم اور زمین کی ساخت کے مطابق زرعی فصلوں کے زون بنائے جائیں گے تاکہ خود کفالت حاصل ہو۔
- زرعی گریجویٹس کو آسان شرائط کے ساتھ لیز پر زرعی رقبہ دیا جائے گا۔
- باغات اور زرعی زمینوں پر نئی رہائشی سوسائٹیوں اور کارخانوں کی تعمیر پر پابندی لگائی جائے گی۔
- آڑھتیوں کو کم کرکے کسان کو محنت کا بدلہ اور عوام کو سستے داموں زرعی اجناس، پھلوں اور سبزیوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔
- کوآپریٹو سوسائٹیوں کی تشکیل نو کی جائے گی تاکہ زرعی انقلاب کا قومی مقصد حاصل ہو سکے۔
- زرعی تحقیقات کی بنیاد پر بیج، کھاد، ادویات اور زمین کی زرخیزی میں اضافے کے لیے زیادہ سے زیادہ فنڈز اور سہولیات دی جائیں گی۔
- فوڈ سیکورٹی کا مسئلہ ترجیحی بنیاد پر حل کیا جائے گا۔
- ٹیوب ویلوں کو ایٹمی اور شمسی توانائی پر منتقل کیا جائے گا۔ شمسی توانائی حاصل کرنے کے لئے کسانوں کو سولر پینل فراہم کئے جائیں گے۔
- ڈرپ اور سپرنکل اری گیشن کے لیے ضروری سامان کی مقامی سطح پر تیاری کی حکمت عملی تیار کی جائے گی۔
- صوبوں کے درمیان دریائی پانی کی تقسیم کے فارمولے اور ٹیلی میٹری سسٹم پر سختی سے عمل درآمد کے ذریعے محرومیوں اور غلط پروپیگنڈوں کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- اقتصادی رابطہ کمیٹی، قومی وصوبائی مشاورتی کمیٹیوں، اداروں، محکموں اور کمپنیوں میں کسانوں کو حقیقی نمایندگی دی جائے گی۔
- ہر قسم کی زرعی اجناس کی درآمد کا خاتمہ اور پورے زرعی شعبے کو برآمدی شعبے میں تبدیل کرنے کے لیے مؤثر حکمت عملی بنائی جائے گی۔
- بڑی فصلوں خصوصاً کپاس، گندم، چاول اور گنے کی کاشت میں اضافے اور ان سے برآمدی مصنوعات بنانے کے لیے مؤثر حکمتِ عملی بنائی جائے گی۔
- سیم و تھور کے خاتمے کے لئے سکارپ ٹیوب ویلز بحال کئے جائیں گے۔ کھاد کی بوریوں پر قیمتیں چھپائی جائیں گی تاکہ کسانوں سے زیادہ قیمت وصول نہ ہو سکے۔
- اسلام کے اصولوں کے مطابق زرعی اصلاحات کی جائیں گی۔
- پانی کے ضیاع کو روکنے کے لئے قومی پالیسی بنائی جائے گی۔
- زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔
- بجلی پیدا کرنے کے لئے نہروں پر سولر پینل لگائے جائیں گے۔ منتخب جگہوں پر بجلی کے ہائیڈل یونٹ لگائے جائیں گے۔
- بہترین پیداوار کے لئے ہائی ٹیک اور میکانکی زراعت کو فروغ دیا جائے گا۔
- ملک کی غذائی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے تمام زرعی اجناس میں خود کفالت حاصل کی جائے گی۔
- لائیوسٹاک کو صنعت کا درجہ دیا جائے گا۔ مویشی اور بھیڑ بکریاں پالنے لے لئے سہولیات فراہم کی جائیں گی اور گوشت کی برآمد میں اضافے کے لیے سپلائی لائن کی اصلاح کی جائے گی۔
- ڈیری فارمنگ کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- اعلیٰ نسل کی دیسی اور غیر ملکی گائے بھینسوں کی افزائش نسل کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں گے۔
- ماہی گیری کو فروغ اور ماہی گیروں کے حقوق و مفادات کا مکمل تحفظ کیا جائے گا۔
- صنعتی اجناس کی خام حالت میں برآمد کا خاتمہ کیا جائے گا۔

- زرعی تحقیق وتجربات کی بنیاد پر فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کیا جائے گا۔
- کھیتوں سے منڈیوں تک سڑکیں تعمیر کی جائیں گی تاکہ زرعی اجناس، پھل اور سبزیاں تیز رفتاری کے ساتھ منڈی تک پہنچ سکیں۔
- زرعی کمیشن قائم کیا جائے گا جس میں ماہرین زراعت، کسانوں اور کاشت کاروں کے نمائندوں کو شامل کیا جائے گا۔

خوشحال مزدور:

- رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کے مطابق "قومی لیبر پالیسی" تشکیل دی جائے گی۔
- ارشاداتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں صنعتی تعلقات کا ایسا ماڈل بنایا جائے گا جس میں آجر اور اجیر کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔
- سرکاری اور نجی اداروں میں یومیہ اُجرت کا خاتمہ کر کے تمام اسامیوں پر مستقل ملازمت دی جائے گی۔
- محنت کش کی کم از کم اُجرت اور تنخواہ کا تعین مہنگائی کے تناسب سے کیا جائے گا۔ اور کوئی مزدور تعلیم، علاج اور بڑھاپا الاؤنس سے محروم نہیں رہے گا۔
- فیکٹریوں، ملوں اور کاروباری اداروں کے تمام مزدوروں کی رجسٹریشن کی جائے گی تاکہ کوئی مزدور اپنے قانونی اور مالی حقوق سے محروم نہ رہے۔
- پنشن فنڈز کی سرمایہ کاری کا ایسا نظام بنایا جائے گا کہ پنشن کے خاتمے کا سوال پیدا نہ ہو۔
- لیبر قوانین کی خلاف ورزی کرنے والا اُمیدوار کسی قسم کے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے نااہل ہو گا۔
- سوشل سیکورٹی اور ورکرز ویلفیئر فنڈ کے درست استعمال کا طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔
- ٹریڈیونینز کے انتخابات باقاعدگی سے کروائے جائیں گے۔
- صنعتی بجٹ سازی اور دیگر معاملات میں ٹریڈیونین رہنماؤں کو مشاورت میں شریک کیا جائے گا۔
- آجر اور اجیر کے بہتر تعلقات اور اصلاح کار کے لیے ضابطہ اخلاق تیار کیا جائے گا۔
- تمام صنعتی ادارے اپنی تمام معلومات فیکٹری کے مرکزی داخلی دروازے پر آویزاں کرنے کے پابند ہوں گے اور غلط بیانی کو قابلِ سزا جرم قرار دیا جائے گا۔
- معاوضہ جات کی ادائیگی کے نظام کو بروقت، مؤثر اور سہل بنایا جائے گا اور اس کا دائرہ کار مقامی سطح تک بڑھایا جائے گا۔
- کارخانوں کے منافع میں مزدوروں کو حصہ دار بنایا جائے گا۔
- نظر ثانی شدہ لیبر قوانین کے ذریعے رسمی اور غیر رسمی شعبے کے کروڑوں مزدوروں کو تحفظ دیا جائے گا۔
- مزدوروں کی رہائش، علاج اور بچوں کی مفت تعلیم اور بڑھاپا الاؤنس کے لئے "مزدور ویلفیئر کارڈ" جاری کیا جائے گا۔
- مزدوروں، کان کنوں اور بھٹہ مزدوروں کو تحفظ دیا جائے گا اور ایمرجنسی صورت حال سے نمٹنے کی خصوصی تربیت دی جائے گی۔
- آتشزدگی یا حادثاتی موت کی صورت میں مزدوروں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔
- لیبر عدالتوں (بشمول این آر سی) کو اعلیٰ عدلیہ کے ماتحت لایا جائے گا۔

خوشحال غیر مسلم پاکستانی برادری:

- غیر مسلم آبادی کے لیے اقلیت کی بجائے "پاکستانی برادری" کی اصطلاح استعمال کی جائے گی۔
- غیر مسلموں کو بلاامتیاز تعلیم، روزگار اور دیگر شہری حقوق برابری کی بنیاد پر فراہم کیے جائیں گے۔
- تمام مذاہب کے پیروکاروں کی جان، مال، عزت، آبرو اور عبادت گاہوں کا تحفظ کیا جائے گا۔
- غیر مسلموں کو اُن کے مذہبی قوانین کے مطابق انصاف کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔
- غیر مسلموں کے ساتھ غیر منصفانہ اور غیر مناسب سلوک برداشت نہیں کیا جائے گا۔

خوشحال بزرگ شہری اور ملازمین:

- سرکاری اور غیر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں ہر سال مہنگائی کی شرح سے اضافہ کیا جائے گا۔
- حاضر سروس اور ریٹائرڈ ملازمین کے زیر استعمال ایک کار یا موٹر سائیکل پر موٹر وہیکل ٹیکس معاف کیا جائے گا۔
- ریٹائرڈ سرکاری ملازمین اور اُن کی بیوہ گان اور بچیوں کو پنشن کی ادائیگی کا خودکار نظام بنایا جائے گا۔
- ہوائی سفر، ریلوے، پبلک ٹرانسپورٹ، گیسٹ ہاؤسز وغیرہ میں معمر شہریوں (سینئر سٹیزنز) کو 50 فیصد رعایت دی جائے گی۔

- بزرگ اور معذور شہریوں کے لئے ہر پبلک مقام پر علیحدہ کاؤنٹرز بنائے جائیں گے۔
- معذوروں کو خصوصی تعلیم و تربیت کی فراہمی اور ملازمتوں میں کوٹہ یقینی بنایا جائے گا۔

ڈیجیٹل پاکستان:

- سرکاری اداروں کے مکمل ریکارڈ کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق ڈیجیٹلائز کیا جائے گا۔
- ایف بی آر کو کرپشن فری اور کاروبار دوست بنانے کے لیے اس کی ڈیجیٹل طرز پر تشکیل نو کی جائے گی۔
- انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے لیے اعلیٰ تعلیمی اور پیشہ وارانہ اداروں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- سائنسی ایجادات پر سائنسدانوں اور انجینئرز کو قومی اعزازات اور انعامات سے نوازا جائے گا۔
- پاکستان ڈیجیٹل پروگرام کے تحت نوجوانوں کو خصوصی تربیت دینے کے ساتھ ساتھ سستے انٹرنیٹ کنکشن، لیب ٹاپ اور کمپیوٹرز دیئے جائیں گے۔
- ڈیٹا سائنس اور مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کی تعلیم کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

7) قومی سلامتی پالیسی

- **پاکستان** ایک ذمہ دار اسلامی، جمہوری اور فلاحی ریاست ہو گی جس کی قومی سلامتی پالیسی قرآن و سنتؐ اور آئینِ پاکستان سے ہم آہنگ ہو اور نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کے مضبوط دفاع اور آزاد خارجہ تعلقات کی آئینہ دار ہو گی۔
- **قومی سلامتی پالیسی** سیاسی و دینی جماعتوں، خارجہ و دفاعی اُمور کے ماہرین اور نمائندہ شخصیات کی مشاورت سے تیار کی جائے گی جس کی منظوری پارلیمنٹ دے گی۔
- **پاکستان کا ایٹمی پروگرام** ملک کی سلامتی اور بقاء کا ضامن ہے۔ ملک کی معاشی صورتحال کتنی ہی دِگرگوں ہو جائے، بیرونی اور اندرونی دباؤ پر ایٹمی پروگرام بند کرنے یا ایٹمی اثاثوں سے دستبرداری کو کسی صورت قبول نہیں کیا جائے گا۔
- **اَمنِ عالم** کے لیے پاکستان سب کا ساتھ دے گا اور پرائی جنگوں میں فریق، شریک یا سہولت کار نہیں بنے گا۔

مضبوط دفاع:

- اسلامی نظریات اور جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ و سلامتی کے لئے پاکستان کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے کے لئے پاکستان کی بری، فضائی اور بحری افواج کو جدید ترین اسلحہ اور جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس کیا جائے گا۔
- پاکستان کا ایٹمی پروگرام جاری رہے گا۔ ایٹمی اثاثوں اور تنصیبات کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔
- دفاعی بجٹ میں حسبِ ضرورت اضافہ کیا جائے گا اور اس پر پارلیمنٹ میں بحث کروائی جائے گی۔
- سروسز چیفس کی تقرری سنیارٹی اور میرٹ کے اُصول پر ہو گی جس کی منظوری پارلیمنٹ دے گی۔
- دفاعی سازوسامان کی مقامی سطح پر تیاری کے لیے منصوبہ بندی اور اقدامات کیے جائیں گے۔
- دفاعی بجٹ کے استعمال کے لیے صوابدیدی اختیارات کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- 18 سال سے 35 سال تک کے ہر پاکستانی مرد و عورت کو لازمی فوجی تربیت دی جائے گی۔
- کسی ملک کو پاکستان کی بری، بحری اور فضائی حدود اور خفیہ معلومات استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

آزاد خارجہ تعلقات:

- **اسلام کی بالادستی، پاکستان کی سلامتی و یکجہتی، ریاست جموں و کشمیر کی آزادی اور کشمیریوں کا حق خودارادیت** خارجہ پالیسی کے اہم ستون ہوں گے۔
- **عالمی برادری** کے ساتھ برابری، انصاف، امن بقائے باہمی اور عدم مداخلت کی بنیاد پر تعلقات کو فروغ دیا جائے گا۔
- **اسلامی دُنیا اور اسلامی تعاون تنظیم** (OIC) سے تعلقات کو مضبوط بنا کر مشترکہ معاشی، تعلیمی اور دفاعی حکمتِ عملی پر زور دیا جائے گا۔
- **سعودی عرب، ترکی، ایران اور افغانستان** سمیت تمام مسلم ممالک کو خارجہ تعلقات میں پہلی ترجیح حاصل ہو گی۔
- **چین** کے ساتھ برادرانہ، دوستانہ، تجارتی اور تزویراتی تعلقات کو مزید مستحکم کیا جائے گا اور پاک چین اقتصادی راہداری (CPEC) کے تمام منصوبے جلد مکمل کیے جائیں گے۔

- **امریکہ، روس اور یورپی یونین** کے ساتھ دوطرفہ تجارتی اور دوستانہ تعلقات کو برابر کی بنیاد پر فروغ دیا جائے گا۔
- **بھارت** کے ساتھ دوطرفہ، دوستانہ، سفارتی اور تجارتی تعلقات کو کشمیریوں کے حقِ ارادیت کے حصول، مسئلہ جموں وکشمیر کے حتمی حل اور مقبوضہ ریاست کی سابقہ و خصوصی حیثیت کی بحالی تک زیر غور رکھا جائے گا۔
- **متفقہ قومی کشمیر پالیسی** پارلیمنٹ کی منظوری سے بنائی جائے گی اور اس کو آئینی تحفظ دیا جائے گا۔ اس پالیسی کو کوئی حکومت یا ادارہ یکطرفہ طور پر تبدیل نہیں کر سکے گا۔
- **ریاست جموں وکشمیر** بھارت کے زیر قبضہ جموں وکشمیر، لداخ، اور پاکستان کے زیر انتظام آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان پر مشتمل متنازعہ علاقہ ہے۔ اس کی تقسیم کو کسی آئینی ترمیم یا خاموش مفاہمت کے ذریعے تسلیم نہیں کیا جائے گا۔
- **اقوام متحدہ کی قراردادوں** کے مطابق جموں وکشمیر کے عوام کے حقِ خودارادیت اور مسئلہ جموں وکشمیر کے حتمی حل تک تحریکِ آزادی جموں وکشمیر کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت کی جائے گی اور کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔
- **"وزیر مملکت برائے اُمور جموں وکشمیر"** مقرر کیا جائے گا جو آزادی جموں وکشمیر کے لیے سفارتی سطح پر جدوجہد کرے گا۔
- **"کشمیر بہبود فنڈ"** قائم کیا جائے گا جو مقبوضہ ریاست جموں کشمیر کے عوام اور بھارتی ظلم وستم سے متاثرہ خاندانوں پر خرچ کیا جائے گا۔
- **قبلہ اوّل، بیت المقدس اور فلسطین کی تحریکِ آزادی** کی بھرپور سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت کی جائے گی اور کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔
- **فلسطین** کی مقدس سرزمین پر ناجائز اسرائیلی ریاست کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔
- **قبلہ اوّل، بیت المقدس اور ارضِ فلسطین** کی آزادی تک اسرائیل سے سفارتی تعلقات قائم نہیں کئے جائیں گے۔
- **تمام بین الاقوامی معاہدوں** کی اسلامی اُصولوں کے مطابق پاسداری کی جائے گی۔
- **تمام بین الاقوامی معاہدوں** (بشمول تزویراتی، تجارتی اور تعلیمی وغیرہ) کی حتمی منظوری پارلیمنٹ دے گی۔
- **اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب اور تمام ممالک میں سفیروں، ہائی کمشنروں اور خصوصی نمائندوں** کے تقرر کی حتمی منظوری پارلیمنٹ دے گی۔

اسلامی پاکستان

خوشحال پاکستان